السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتب صاح ستہ کو اگر بطور عمیق دیکھا جائے تو ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایک دن میں سارا قرآن ختم کرنا خلاف سنت ہے۔ بخاری شریف میں اس کے متعلق متعدد حدیثیں آئی ہیں۔ جن میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ تین دن سے پہلے ختم نہ کیا جائے۔ ابوداوٗد میں ہے کہ جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔ مگر بعض صحابہ کا عمل اس کے برعکس پایا جاتا ہے۔ حضر تمیم داری کے متعلق مرقاۃ شرح مشکواۃ میں ہے۔ کہ ایک رات میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ بعض حدیثوں میں آتا ہے کہ میرے صحابہ مثل آسمان کے تاروں کے ہیں۔ جن کی بھی تم پیروی کرو گے ہدایت پا جاوٗ گے۔ لہذا ان کے عمل کو دیکھتے ہوئے ایک دن یا ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا جائز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے متعلق آپ کی جو تحقیق ہو۔ ارقام فرما دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلام میں سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے کوئی تیسری چیز قابل حجت نہیں۔ جب احادیث نبویہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ تین دن سے قبل قرآن نہ ختم کیا جائے تو ہمیں کسی اور کے قول و فعل کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت تمیم داری کا خود اپنا فعل ہے۔ حدیث ۔ **اصحابی کالنجوم** قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس سے مراد کہ انکا عمل آپ ﷺ کے خلاف نہ ہو۔ (اخبار اہل حدیث گزٹ دہلی جلد 8 ش 15)

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 12 ص 131

محدث فتویٰ